



## سوال

(46) گھر سے بھاگ کر شادی کرنے والی لڑکی اپنی شادی صحیح کیسے کرے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمیں یہ تو علم ہے کہ شریعت اسلامیہ کے مطابق عورت کی ولی کی رضامندی کے بغیر شادی نہیں ہو سکتی۔ بہت سے ایسے واقعات ہیں کہ لڑکا اور لڑکی آپس میں رضامند ہوتے ہیں اور لڑکی گھر سے بھاگ کر اس کے ساتھ شادی کر لیتی ہے، تو میرا سوال یہ ہے کہ

جب یہ شادی صحیح نہیں تو یہ لوگ اپنی اس شادی کو کس طرح صحیح کریں، جبکہ اس شادی کو پانچ یا دس برس گزر چکے ہوں اور ان کے بچے بھی ہوں؟ ایک دوسرا سوال بھی ہے کہ جب لڑکا اور لڑکی بھاگ کر شادی کر لیں اور دو یا چار سال بعد والدین اس شادی پر رضامندی کا اظہار کر دیں تو کیا یہ شادی صحیح ہوگی اور اس شادی کو کس طرح صحیح کیا جاسکتا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!  
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

: جو عورت بھی لپٹنے والی کی اجازت اور رضامندی کے بغیر شادی کرے اس کا نکاح باطل ہے خواہ اسے دس برس بھی گزر جائیں، یہ صحیح نہیں ہوگا اور خواہ ان کی اولاد بھی ہو بلکہ ولی کی رضامندی کے ساتھ اس کا دوبارہ نکاح کرنا واجب ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ "ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔"

(صحیح: ارواء الغلیل: 1858، صحیح الجامع الصغیر: 7298)

جو عورت لپٹنے والی کی اجازت اور رضامندی کے بغیر شادی کرے اس کا نکاح باطل ہے خواہ اسے دس برس بھی گزر جائیں، یہ صحیح نہیں ہوگا۔ اور خواہ ان کی اولاد بھی ہو بلکہ ولی کی رضامندی کے ساتھ اس کا دوبارہ نکاح کرنا واجب ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔" [1]

جو عورت خود ہی اپنا نکاح کر لے اس کے لیے حدیث میں بہت سخت وعید وارد ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورت کو زانیہ قرار دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا تُتَوَّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُتَوَّجُ الْمَرْأَةُ لِنَفْسِهَا فَإِنَّ الزَّانِيَةَ بِي الْقِي تَتَوَّجُ لِنَفْسِهَا"

"کوئی عورت کسی دوسری عورت کا (ولی بن کر) نکاح نہ کرے اور نہ ہی خود اپنا نکاح کرے بلاشبہ وہ عورت زانیہ ہے جس نے اپنا نکاح خود کر لیا۔" [2]

اور دوسرا سوال کے بارے میں ہم گزارش کریں گے کہ اگر ولی اس شادی سے موافقت کر لے تو واجب یہ ہے کہ نکاح دوبارہ کیا جائے کیونکہ پہلا عقد نکاح صحیح نہیں تھا۔ اور خاوند

اور بیوی کو اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے کیے کی خالص اور سچی توبہ کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

[1] - صحیح ارواء الغلیل (1858) صحیح الجامع الصغیر (7298)

[2] - حسن: ہدایہ الرواۃ (3072) صحیح ابن ماجہ (1527) کتاب النکاح: باب لانکاح الابلوی ابن ماجہ (1882) دار قطنی (3/227) بیہقی (7/110)

حداماعندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 94

محدث فتویٰ